ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol.7 No.3 2023

اردو میں مقبول عام ادب کی روایت

THE TRADITION OF POPULAR LITERATURE IN URDU

1. **Dr. Nazia Younis,** Assistant Professor Urdu Department, National University of Modern Languages Islamabad
2. **Uzma Noreen,** Lecturer G.C Women University Sialkot

Abstract

Popular Literature always represents ambition of public rather than on its artistic and philosophical features. Popular literature mostly projects emotions and feelings of teenagers, therefore it is called Public literature Popular literature include all those stories which are not included in common literature.

In our era Magazines and Digests comprises of public literature. In popular literature Spy, Romantic and Mysterious stories are written. In the present era all the digests "SUSPENSE DIGEST", "JASOOSI DIGEST","AANCHAL", "NAYE UFAQ","SARGUZISHT", "NAYA DAR", "NAYI DUNYA", "KHOFNAK DIGEST","SUB RANG DIGEST" etc included in it. The writers of Spy series e.g. "IMRAN SERIES", "KERNAL FAREEDI SERIES", "BARMOODA SERIES"-are also included popular literature.

There are many writers that are specilly known for this type of novels e.g. Ibn-e-Safi, Mazhar Kaleem, Azhar Kaleem, Safdar Shaheen, Tanveer Ahmad, Ishtiaq Ahmad etc.

All the Romantic Novelist

A-Hameed, Aslam Rahi, Umaira Ahmad, Nimra Ahmad, Nighat Abdullah etc are also known for their work. Science Fiction Novels written are also included in this type of literature.

The current article comprises of all these subjects.

Key Words:

Suspense", "jasoosi","aanchal", "naye ufaq","sarguzisht", "naya dar", "nayi dunya", "khofnak", "sub rang", "imran series", "kernal fareedi", "barmooda", ibn-e-safi, mazhar kaleem, azhar kaleem, safdar shaheen,tanveerahmad, ishtiaq ahmad, a-hameed, aslam rahi, umaira ahmad, nimra ahmad, nighat abdullah.

جب ہم ادب کی روایت پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ معیاری ادب کے ساتھ ساتھ مقبول عام ادب کی خدمات بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔اس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ قاری کو مسرت وانبساط نصیب ہوا بلکہ موضوعات کے تنوع نے بھی اُسے نئی نئی دنیاؤں کی سیر کرادی۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

مقبول عام ادب کے عموماً سستی رومانی، عشقیہ، پراسرار، جاسوسی، طلسماتی، سائنس فکشن اور بچوں کے لیے لکھی گئی کہانیاں مراد لی جاتی ہیں۔ جن کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

(ا) بچوں کے لیے لکھے گئے نال جیسے:

ا۔ٹارزن کے کارنامے ۲۔عمر عیار کی عیاریاں ۳۔انسپکٹر سلیم کے کارنامے

۴۔چھپ چھنگلو کی مہمات ۵۔آنگلو بانگلو کے کارنامے

(ب) جاسوسی کہانیاں

ا۔عمران سیریز ۲۔کرنل فریدی سیریز ۳۔پرمود سیریز

۴۔وطن کے سرفروش ۵۔کشمیر کی بیٹی(مختلف سیریز)

(ج) عشقیہ اور سستی رومانی کہانیاں

ا۔ڈائجسٹ ۲۔پندرہ روزہ رسائل وجرائد ۳۔ہفت روزہ رسائل

(د) طلسماتی کہانیاں

مختلف دیوی دیوتاؤں اور جنوں پریوں کی وہ کہانیاں جو عموماً بچوں کے لیے لکھی جاتی ہیں۔ جیسے اڑتا محل، شیروں کی وادیاں وغیرہ۔

اب ان کہانیوں کی تفصیل یہاں درج کی جاتی ہے۔

(ا) بچوں کے لیے لکھے گئے ناول

ا۔ ٹارزن سیریز

یہ سیریز کافی عرصے تک بچوں کے ذہنوں سے چپکی رہی۔اس کے متعدد سلسلے مختلف مصنفین نے لکھے۔ جن میں مقبول جہانگیر، مظہر کلیم اور اشتیاق احمد وغیرہ شامل ہیں۔اس سلسلے میں چند نمائندے ناولوں کے نام یہ ہیں۔

ا۔ٹارزن اور درندے ۲۔ٹارزن کا بیٹا ۳۔ٹارزن کی بیٹی ۴۔ٹارزن اور خوفناک بلا ۵۔ٹارزن کوہ قاف کی وادی میں ۶۔ٹارزن اور خونین ملکہ ۷۔ٹارزن اور سونا گھاٹ کا پجاری ۸۔ٹارزن کا اغوا ۹۔ٹارزن اور خوفناک جنگل ۱۰۔ٹارزن اور خوفناک پہاڑی ۱۱۔ٹارزن کی موت۔

اس سلسلے میں بچوں کے لیے جنوں اور پریوں کے ساتھ ساتھ ایسی ایسی خوفناک اور سرسراتی کہانیاں لکھی جاتی ہیں جو ہماری داستانوں کی یاد تازہ کرتی ہیں۔وجہ یہ ہے کہ ان میں ایسی ایسی وادیاں سامنے لائی جاتی ہیں جن کا اس دھرتی پر وجود ہی ناممکن ہے۔دیگر یہ کہ ایسے ایسے مافوق الفطرت واقعات بیان کیے جاتے ہیں کہ عقل انسانی حیران رہ جاتی ہے۔ساتھ ساتھ ان میں ورطہ حیرت میں ڈبو دینے والے خوفناک معرکہ بھی بیان کیے جاتے ہیں۔اس سلسلے میں ٹارزن کو ایک مرکزی کردار بنا کر پیش کر دیا گیا۔یہ ایک فرضی یا تخیلاتی کردار تھا جسے امریکی مصنف(Edgar Rice Burroughs)نے متعارف کرایا تھا۔اس

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

کردار کی کہانی یوں ہے کہ یہ انگلینڈ کے نواب خاندان کا چشم وچراغ ہوتا ہے۔ بچپن میں اس کے والدین کو افریقہ کے جنگل میں درندے کھا لیتے ہیں۔ اس لیے وہ اکیلا رہ گیا جسے بندر یا گوریلوں نے پال پوس کر بڑا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جنگل ہی کے قانون کے مطابق بڑا ہوا۔ وہ جانوروں کی بولیاں سمجھتا تھا۔ درختوں پر چڑھ سکتا تھا۔ شکار کرتا تھا۔ بعد میں اُسے انسانوں کی دنیا کا پتہ چل جاتا ہے اور وہ اپنی تلاش میں نکل جاتا ہے۔ اس لافانی کردار پر ہالی وڈ میں کافی فلمیں بھی بنی ہیں اور یورپ میں پچیس سے زیادہ ناول لکھے گئے۔ فلموں میں ڈزنی (Disney) ۱۹۹۶ءاور دیگر کئی شامل ہیں۔ اس کے بعد آتے ہیں عمروعیار کی طرف۔

عمروعیار مشہور داستان "طلسم ہوش ربا" اور "حمزہ نامہ "(امیر حمزہ کے کارنامے) کا مشہور و معروف کردار تھا۔ وہ امیر حمزہ کا ساتھی اور مددگار تھا۔ اُسے اپنی عیاریوں اور چالاکیوں کی وجہ سے بہت شہرت ملی۔ وہ ہر جگہ اپنی عیاری سے دشمنوں کو شکست پہ شکست دیتا چلا جاتا ہے۔ اس کی بہادری کا ثبوت یہ تھا کہ وہ اپنے زور بازو نہیں بلکہ عقل اور عیاری سے دشمنوں کو نیست و نابود کرتا تھا۔ وہ امیر حمزہ کا وفادار دوست تھا۔ اس کے حوالے سے بھی اردو میں کئی مشہور کہانیاں لکھی گئی ہیں۔

الغرض ٹارزن اور عمروعیار کے حوالے سے مختلف طرح کے کردار اردو ادب میں خصوصاً ادب اطفال میں تخلیق کیے گئے اور بہت شہرت پائی۔

چھن چھنگلو کی مہمات بھی کچھ ایسی ہی ہیں۔ دونوں انتہائی بہادر بھی ہیں مگر لومڑی کی طرح چالاک اور مکار بھی تھے۔ ان پر بھی درجن بھر کہانیاں لکھی گئیں۔ مظہر کلیم اس حوالے سے خصوصی اہمیت رکھتے تھے۔ آنگلو بانگلو بھی کچھ اسی قسم کے کردار رہے ہیں جو خوفناک حد تک ہر مہم سے سرخرو ہو کر کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جیسے آج کل انڈیا کے مشہور کردار موٹو پتلو اور شیوا وغیرہ ہوتے ہیں۔

ب۔ جاسوسی کہانیاں

(۱) عمران سیریز: یہ سیریز ابن صفی مرحوم نے شروع کی تھی۔ اس کا سن آغاز ۱۹۵۵ء سے ہوا تھا۔ علی عمران ایک ظاہری طور پر لمبا تڑنگا، ہلکا پھلکا، پاگل سا اور سادہ سا لیکن در حقیقت انتہائی ذہین خفیہ ایجنٹ ہوتا ہے جو اپنے ملک پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کا چیف ہوتا ہے۔ یہ بظاہر نالائق لیکن حکومت کا سب سے قابل اعتماد ایجنٹ ہوتا ہے۔ یہ کردار ایسی مزاحیہ حرکتیں کرتا ہے کہ قاری ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے۔ اس سے قطع نظر اس کے کارنامے اُسے ایک قومی ہیرو کے روپ میں پیش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک ٹیم ہوتی ہے جس میں جولیانا فٹز واٹر، کیپٹن صفدر، ٹائیگر، چوہان، جوزف، تنویر وغیرہ شامل ہیں۔ یہ ملک عزیز کے خلاف تمام خفیہ مہمات کو سر کرتے ہیں اور ایسے ایسے سائنسی کارنامے انجام دیتے ہیں کہ بندہ حیران رہ جاتا ہے۔ علی عمران سر رحمان کے بیٹے ہیں جو پاکیشیا کی انٹیلی جنس کے چیف ہیں مگر وہ عمران کو بالکل نکما اور احمق انسان سمجھتے ہیں۔ کبھی کبھار اُن کے اسکے خفیہ کارناموں پر شک ہوتا ہے مگر عمران کی احمقانہ حرکتیں انھیں پھر غافل کرا دیتی ہیں۔ علی عمران اپنے والدین سے الگ تھلگ اپنے ایک ملازم سلیمان کے ساتھ ایک فلیٹ میں رہتا ہے۔ یہی فلیٹ اصل میں ایک خفیہ ہیڈ کوارٹر ہے لیکن کسی کو خبر تک نہیں ہوتی۔ سلیمان بھی عمران جیسی ہی مسخرانہ حرکات کرتا رہتا ہے بلکہ یہ اُس سے بھی چند قدم آگے ہی ہوتا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

عمران سیریز کو ابن صفی کے بعد مظہر کلیم بہت آگے لے کر گئے۔ وجہ یہ ہے کہ ابن صفی کو صرف طنز و مزاح اور مہمات کی حد تک لکھتے رہے مگر مظہر کلیم نے عمران کا ایسی ایسی خطرناک مہمات سے روشناس کرایا کہ وہ سب کا لاڈلا بن گیا۔ اس سلسلے میں ایم اے راحت، صفدر شاہین اور ظہیر احمد و اظہر کلیم نے بھی عمران سیریز لکھیں۔

کرنل فریدی بھی اپنے ملک کا انتہائی دیانت دار، ذہین اور پر سکون ذہن کا حامل ایجنٹ ہوتا ہے۔ جو خفیہ مہمات میں حکومت کی مدد کرتا ہے اور اس کا ایک اور ساتھی انسپکٹر حمید بھی ہوتا ہے کرنل فریدی کا کردار بھی ابن صفی نے ۱۹۵۲ء میں شروع کیا تھا۔ بعد میں مظہر کلیم، مظہر الاسلام، نجم انجم اور دیگر نے اس سلسلے کو آگے بڑھایا۔

برمود سیریز مظہر کلیم نے شروع کی تھی۔ اس کا آغاز ۱۹۸۰ء میں ہوا تھا، اس کہانی میں برموداٹرائی اینگل کی مہمات کا ذکر اور ایک سائنس فکشن جاسوسی سلسلہ ہے۔ ساتھ ساتھ مافوق الفطرت عناصر بھی شامل ہیں۔ اس سلسلے کے مشہور ناول برموداٹرائی اینگل، برمودا قلعہ، برموداجاسوس، برمودا کی واپسی اور برمودہ کے غلام ہیں۔

"وطن کے سرفروش" سیریز معرف ناول نگار اے حمید کی تخلیقی سیریز ہے جس میں چند کردار ملک کی سلامتی کی خاطر اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر ملک کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس کے نمائندہ ناول "وطن کے سرفروش"، "وطن یا موت"، "وطن کے محافظ" "پاکستان زندہ باد" اور "قومی ہیرو" ہیں۔ اس سلسلے میں حب الوطنی اور قومی جذبے کو فروغ ملا۔

ج۔ عشقیہ اور سستی رومانی کہانیاں

اس سلسلے کو ہمارے سامنے مختلف قسم کے رومانی اور عشقیہ و فلمی کہانیوں کے رسالوں کے نام سامنے آئے ہیں جن میں سسپنس ڈائجسٹ، جاسوسی ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، سرگزشت، سب رنگ ڈائجسٹ، نئے افق، سیارہ ڈائجسٹ، خوفناک ڈائجسٹ، پندرہ روزہ رابطہ، فاصلہ وغیرہ۔ ڈائجسٹوں میں تو عام طور پر محی الدین نواب، ساجد امجد، محمود احمد مودی، ایچ اقبال، الیاس سیتاپوری، علیم الحق حقی، انجم انصار، اقلیم علیم وغیرہ۔ ان مصنفین میں محی الدین نے کئی لافانی کہانیاں لکھیں۔ ان میں سب سے مقبول ترین کہانی "دیوتا" ہے جو تقریباً تینتیس سال تک سسپنس ڈائجسٹ میں مسلسل لکھی جاتی رہی۔ یہ سلسلہ ۱۹۷۷ء سے لے کر ۲۰۱۰ء تک جاری رہا۔ اس کہانی نے طویل کہانیوں کے ریکارڈ توڑ ڈالے تھے۔ اس میں ایک علم "ٹیلی پیتھی" کے کارناموں کا ذکر ہے۔ "دیوتا" کے بعد محی الدین نواب نے ایک اور کہانی "اندھیر نگری" بھی شروع کی مگر سنسر بورڈ کی سفارشات کی وجہ سے اسے جلد ہی ختم کیا گیا۔ اس کے علاوہ وہ اسی ڈائجسٹ میں آخری صفحات میں بہت سی من موہنی کہانیاں لکھتے رہے۔ محبتیں لکھنے والے مقبول عام ادیب علیم الحق حقی نے بھی بہت سی کہانیاں لکھیں جن میں "عشق کا عین"، "عشق کا شین" اور "عشق کا قاف" بہت مشہور رہیں۔ ان کی خصوصیت یہ تھی کہ یہ محبت کی ایسی کہانیاں لکھتے کہ عقل حیران رہ جاتی۔ وہ محبت میں قربانی کے جذبے سے معمور تھے۔ اس کے علاوہ بھی کئی مصنفیں نے اہم کہانیاں لکھیں۔

د۔ طلسماتی اور سائنس فکشن کہانیاں۔

ان میں عموماً بچوں کے لیے لکھی گئی سیریز شامل ہیں۔ ان میں داستان امیر حمزہ شام ہے جو دس حصوں پر مشتمل ہے۔ جس میں "بادشاہ کا خواب" سے لے کر "آخری مہم" تک دس حصوں میں یہ کہانی بیان ہوئی ہے۔ دوسری سیریز "طلسم ہوش ربا" جو مولوی فدا علی عینی اور غلام رضا نے فارسی سے اردو میں

ترجمہ کرائی۔بعد میں مولوی عبداللہ بلگرامی نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔یہ ایک طویل داستانی سلسلہ تھا جو چھیالیس جلدوں میں مکمل ہوا۔بعد میں مختلف جلدوں کو یک جا کرتے ہوئے دس جلدیں بنائی گئیں۔اس کے مشہور کردار امیر حمزہ، عمرو عیار، افراسیاب اور ملکہ خشرو یاہیں۔یہ قصہ دراصل داستان امیر حمزہ کا ہی ذیلی حصہ تھا۔

طلسماتی سلسلے کی ایک اور داستان "طلسمات نادر و نایاب" بھی داستان امیر حمزہ کا ذیلی حصہ ہے جس میں عمرو عیار کی مہمات کا ذکر ہے۔غرض یہ بھی داستان امیر حمزہ کا تسلسل ہے۔

مقبول عام ادب کی اس تفصیل سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا مقصد اور فکری عنصر چاہے اتنا گہرا نہ ہو لیکن ہلکے پھلکے انداز میں ایسا تفریحی ادب تخلیق کرنا ہوتا ہے جس سے قاری محظوظ ہوتا ہے۔اس ادب کے ذریعے سے قاری کو جمالیاتی طور پر خوشی محسوس ہوتی ہے اور وہ ہواؤں میں اڑنے لگتا ہے۔اس میں عام بول چال اور ہلکے پھلکے انداز میں کہانی شروع کی جاتی ہے اور اس طرح تفریح طبع کے تقاضوں کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ہمارے سامنے اس کی چند مثالیں اور بھی ہیں۔مثلاً عمیرہ احمد، نمرہ احمد، نگہت عبداللہ، ہاشم ندیم اور دیگر پاپولر ادب لکھنے والوں کے وہ رومانوی ناول جو ہماری بچیاں چپکے چپکے پڑھتی ہیں اور ان کو پڑھ کر خود کو بھی اس کا ایک کردار سمجھنے لگتی ہیں جس طرح ہمارے آج کل کے ڈراموں میں ہو رہا ہے۔اس ادب کے ذریعے سے یہ ہوتا ہے کہ اس کا لکھنے والا اپنے اور قارئین کے درمیان کے رشتے سے ناواقف ہوتا ہے بلکہ وہ اپنی دھن میں لکھتا چلا جاتا ہے جس میں ایک طرح کی جذباتیت شامل ہوتی ہے۔البتہ یہ ہے کہ اس سلسلے میں ادیب اور قاری کے درمیان مدیر، پبلشرز، میڈیا اور ایڈورٹائزنگ کمپنیوں کے افراد کا ایک جال سا بچھا رہتا ہے جیسے آج کل کی نوجوان لڑکیاں عمیرہ احمد کے ناولوں کی دیوانی ہیں اور انھیں مطلوبہ مصنفہ کے ناولوں کا شدید انتظار رہتا ہے۔

جہاں تک اردو میں مقبول عام ادب کی روایت کا تعلق ہے اس کی ابتدا مرزا ہادی رسوا کے چند ناولوں جیسے خونی شہزادہ، خونی جورو، بہرام کی رہائی اور خونی مصور سے ہوتی ہے۔بعد میں ظفر عمر کے مشہور ناول "نیلی چھتری" نے اس شوق کو مہمیز کیا۔ساتھ ساتھ تیرتھ رام فیروزپوری اور بعد ازاں ابن صفی نے اس سلسلے کو آگے بڑھایا۔جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ ابن صفی نے متعدد جاسوسی سلسلے لکھے۔جیسے عمران سیریز اور کرنل فریدی سیریز۔انھوں نے درجنوں جاسوسی ناول لکھ کر اس ضمن میں اپنی بھرپور خدمات پیش کیں۔ان کے لکھے ہوئے ناول ہر خاص و عام میں حد درجہ مقبول رہے۔خصوصاً عمران کی شرارتیں اور مہمات کی بوقلمونیوں نے قارئین کو کئی دہائیوں تک اپنے سحر میں جکڑے رکھا۔ان کے ہاں ہلکی پھلکی اٹھکیلیاں اپنا مخصوص رنگ دکھاتی رہیں۔اس کے علاوہ رومانی، جاسوسی اور پراسرار کہانیوں کے شائق قارئین کے لیے لکھنے والوں میں اسلم راہی، رئیس احمد جعفری، رشید اختر ندوی، ایم۔اے راحت، صفدر شاہین، مظہر کلیم۔ ایچ اقبال، محی الدین نواب، آفاق حیدر اور عادل رشید وغیرہ۔پاپولر ادب کے حوالے سے یہ اقتباس قابل ذکر ہے:

> "یہ وہ ادب ہے جس کو کسی ایک شخص نے اپنی فنی اور تصوراتی کاوشوں کے حوالے سے تخلیق کیا ہو اور اسے عام انسانوں نے اس لیے قبولیت کی سند بخش دی ہو کہ وہ اس تخلیق میں اپنے غم اور خوشی، اپنی زندگی اور کائنات کی جھلک دیکھ پاتے ہیں۔نیز اپنی شناخت اور تہذیب و ترتیب کر پاتے ہیں۔ایک توانا نظریہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ادب فرصت میں عام قاری کی ذہنی، روحانی اور لسانی دلچسپیوں کو مدِ نظر رکھ کر تخلیق کیا گیا ہو اور عوامی ذوق و شوق نیز مزج کی شمولیت کی بنا پر عوام میں مقبول و محبوب ہو۔ایسا ادب آسان اور سریع الفہم زبان اور تہذیب کی ہم آہنگی کے حوالے سے انسانی زندگی میں حسن اور بیداری کی اساس بن کر ابھرتا ہے۔"(۱)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

اسی طرح ڈاکٹر معین الدین جینا بڑے مقبول عام ادب کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یوں گویا ہیں:

"پاپولر لٹریچر کا امتیازی وصف یہ قرار پاتا ہے کہ وہ عامیوں کی ضرورتوں، خواہشوں اور امنگوں کا پابند ہوتا ہے۔ اس خصوص میں ادب عالیہ (Non confirmist) ہوتا ہے کہ وہ خود کو مروجہ نظام اقدار اور اخلاقیات کا پابند نہیں رکھتا۔ ادب عالیہ کے اس وصف کے پیش نظر اس بات کو کلیہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ ادب یعنی ادب عالیہ اپنی اصل کے اعتبار ہی سے مزاحمتی ہوتا ہے، اگر وہ مزاحمت نہیں کرتا تو وہ ادب نہیں۔"(۲)

اس بات سے ایک حد تک تو متفق ہوا جا سکتا ہے کہ ادب عالیہ مزاحمتی ہوتا ہے مگر کیا ہم ادب عالیہ اور ادب عامیہ میں بنیادی کوئی ایسا فرق رکھ سکتے ہیں جو ان دونوں کے درمیان لکیر کھینچ دے۔ کیا نذیر احمد کے ناول اب ادب عالیہ میں رکھے جانے کے قابل ہیں؟ کیا قرۃ العین کو ہی ادب عالیہ کی نمائندہ ناول نگار کہنا مناسب ہو گا جو نہ صرف یہ کہ کئی ڈائجسٹوں میں لکھتی رہی ہیں بلکہ کئی ایک ڈائجسٹوں کی مدیر رہی ہیں۔ کیا صرف منٹو اور عصمت چغتائی جیسے فحش نگار معیاری ادب لکھنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں؟ یقیناً ان سوالوں کے جواب نفی میں ہوں گے نا!۔ وجہ یہ ہے کہ کس کو ہم مقبول عام ادب کہتے ہیں وہ تو ان سب سے زیادہ مقبول ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس کو ہمارے ثقہ ناقدین نے اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ ان پر ایک نظرِ کرم کر لی جائے۔ دوسرا یہ کہ مقبول عام ادب کے لکھنے والے قیسی رام پوری اور مقبول عام ادب کے لکھنے والے نسیم حجازی کے ناولوں میں کیا فرق بتایا جا سکتا ہے؟

بہر حال مقبول عام ادب کے حوالے سے جتنی بھی بحث کی جائے یہ بات قابل غور ہے کہ اس قسم کا ادب ہی عوام میں مقبولیت حاصل کر سکتا ہے اور اس ہی نے ادب کو عوامی بنیادوں پر عام کرنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ چاہے وہ ناول ہو، ڈراما، افسانہ ہو، طنز و مزاح ہو، چاہے جو بھی ہو لیکن اس کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔

عادل رشید پاپولر ادب لکھنے والوں میں اہم مقام رکھنے والے ناول نگار ہیں۔ ان کے لکھتے ہوئے ناولوں کی تعداد ڈھائی سو تک ہے۔ ان کا اختصاص رومانی ناولوں کا میدان ہے۔ ان کے رومانی محاورے کمال کے ہوتے تھے۔ نمائندہ ناولوں میں "لرزتے آنسو"، "خزاں کے پھول"، "بہار آنے تک" اور "زخمِ دل" شامل ہیں۔

اے حمید بھی پاپولر ادب کا ایک منفرد نام ہے۔ انھوں نے ناول، افسانے، ڈرامے، تنقید، تحقیق اور ہر میدان میں اپنی قابلیت کا لوہا منوایا۔ ان کی لکھی ہوئی تخلیقات کی تعداد دو سو کے قریب ہے جن میں ان کے سو ناول اور پانچ افسانوی مجموعے شامل ہیں۔ ان کے اہم ناولوں میں "گلاب کی ٹہنی"، "خزاں کا گیت"، "بادبان کھول دو"، "جنگل کی خوشبو"، "پہلی محبت کے آنسو" اور "چمپا کلی" وغیرہ۔ ان کے ناولوں میں جاسوسی، رومانی، تاریخی اور سماجی ہر طرح کے ناول ملتے ہیں۔ انھوں نے جاسوسی حوالے سے بھی مختلف سیریز لکھیں جن میں کمانڈو، کشمیر کی بیٹی، حاتم طائی، سرفروش، شیو سینا کے دہشت گرد، کارگل کے شاہین وغیرہ جیسی اہم سیریز شامل ہیں۔ اے حمید کے افسانوں میں بھی ایسے افسانے ملتے ہیں جن میں رومانیت اور ناسٹلجیا کے اثرات ملتے ہیں۔ واجدہ تبسم کے رومانی ناولوں نے بھی ایک زمانے میں دھوم مچائی ہیں۔ ان کے اکثر موضوعات میں جنس کا تڑکا بھی ملتا ہے۔ ان کی اکثر کہانیاں "شمع" میں چھپتی رہیں۔ ان کے علاوہ اے آر خاتون کے ناول بھی مقبول عام ادب کے اہم نمائندے ہیں جن میں "شمع" اور "چشمہ" ان کے دو ضخیم ناول ہیں۔ اظہار اثر کے لکھے ہوئے جاسوسی ناول بھی خاصے مقبول ہوئے۔ ان کی لکھی ہوئی ناگن سیریز بہت مقبول ہوئی تھی۔ مسعود جاوید کے جاسوسی ناولوں میں ہارر بھی ہوتا تھا جس کی وجہ سے ان کے

ہاں ایک ہیبت ناک فضا ملتی ہے۔"شرب کی موت"، "زندہ مردے" اور" جھیل کا خون" ان کے ہارر جاسوسی ناول ہیں۔ جمیل انجم کے مخصوص کردار "انسپکٹر فرازی" اور "سارجنٹ جمال" بہت مشہور ہوئے۔

مجموعی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ مقبول عام ادب نے لٹریچر کی جتنی خدمت کی ہے وہ کسی طرح بھی ادب عالیہ سے کم نہیں۔ اس سلسلے میں افتخار امام صدیقی کی بات پر اپنی بحث ختم کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

> "حقیقت تو یہ ہے کہ مقبول عام ناولوں نے زبان و ادب اور اس کی تہذیب کو جتنا سنوارا، ادبی ناولوں نے یہ صرف کم ہی کیا ہو گا۔ ادبی ناولوں کے عام قارئین اعشاریہ صفر بھر دو تین ہی ہوں گے جب کہ نام نہاد پاپولر ناولوں کے قارئین بچھتر سے اسی فی صد کے آس پاس ہوں گے اور ان میں جاسوسی ادب کو بھی شامل کیا جائے تو پھر بات نوے فی صد تک پہنچ جائے گی۔"(۳)

حوالہ جات

۱۔ ارتضی کریم، مرتبہ اردو میں پاپولر لٹریچر: روایت اور اہمیت، اردو اکادمی، دہلی، ۲۰۰۷ء، ص ۱۶۹

۲۔ ایضاً، ص ۱۳۹

۳۔ افتخار امام صدیقی، مشمولہ شاعر (رسالہ)، بمبئی، مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۶۲